منشور محمدی

چو منشور ظلمت زدود از جہان — ز فضل خدا خلق شد شادمان
ہمہ عندیات پوا در ازو — بگنج ہدم آمستور شد
دلم گفت اگر ہو منش چنین — عیان تیر خانم ز مستور شد

نمبر ۸ — مطبوعہ ۱۵ اوین ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ ہجری — جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر شی کو ہی خاص خاص یک مت — ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین اسنے جو دو زبانین — بیکار انھین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہہ گواہی — تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکھتا ہے جو یہہ چاک سینہ — ہے عاشق شاہد مدینہ
یہہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم — آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکھا سر لوح زبرجد — منشور رسالت محمد
اللہ اللہ ای پیمبر — صدقے جائے فصیح تجھہ پر
آغاز نے تجھہ سے پایا انجام — انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تھا — رب کے کوئی رو برو نہین تھا
اے تجھہ پہ درود اور مقرر — تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے ازآغاز — منشور محمدی یہہ ممتاز
پر چہ ہی اک جیب تمثال — اب ختم ہوا ہی بارہوان سال
جوبن پر اسکے یہہ جوانی — ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہے شروع اسکا فی الحال — اس چودہ صدی مین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی — ظاہر ہے اسکی دلفریبی
کلمہ پڑھتے ہین اسکا ہر آن — راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہی غیر دین کے رد پر — نازان ہی بہت تری مدد پر
امت سے تیری ہی ہے امید — رکھیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہہ پکارے — ای موسوای نبی کے پیارے
دیکھو مرے مہتمم کی قسمت — حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدیں ہے — اسلام کا دل جو مہ بین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی — وہ پیر سبب ہوا ہے نامی
سنکر مری معدلت بیانی — لازم ہے تمکو قدردانی
ہے تمکو ضرر گر ہو دیندار — دل بیچ کے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن — ممنا میرا مفت یونہی تمکن
تم حق شیوع مہتمم کو — فوراً زر نقد پانچ بیسو
زر پا کے بدل وہ مرد دانا — گرتار ہے گا مجھے روانا
ہر عشرہ مین سان بھر تمکو اکبار — حاصل مرا ہوگا تمکو دیدار

مراسلات

حامی رسوم خبائث وکشف حامی دین لطیف محمد شریف صاحب عمت فیوضہا تسلیم - موضع جوراسی تحصیل روڑکی ضلع سہارن پور مین ایک شخص بعمر ۱۸ سال قوم گاجر سہ سیرام نام مشرف باسلام ہوا ہے اسکا نام منصور الحق رکھا گیا ہے اطلاعاً عرض کیا اور ابیات ذیل کو اگر ازراہ کرم گستری کسی پرچہ اخبار علیہ مین جگہہ دین تو نہی لطف کرم

ای حضرت پاک حق تعالیٰ
بے برگ ونوا کی ساز وسامان
تھوتہہ سے زیادہ کرنیوالے
کب شکر ترا ہو ہم سے ای پاک
انعام ترا ہے فیض باری
ایمان کو جو کفر کہو رہا تھا
دنیا کے کمینہ جمع ہوکر
تہذیب کے برخلاف مضمون
نادی نوزی پہ طعنہ زن تھی
مشرک تھی موحد و پنہ خندان
گستاخ بشانِ احمد پاک
مدعو تھے کہ دین حق متین
ظلمات کی جابجا سیاہی
بے حکم شہ غریب پرور
خبوس مسیحیون مین ہوکر
آگے بھی تو دین عیسوی تھا
علما جو ہمارے شاہدین ہین
ایمان کے ملک کے سلیمان

انعام ترا ہی سب سے اعلیٰ
بے یار و یار کے نگہبان
خالی کیسہ کے بھرنیوالے
عارف نے کہا ہی ما شکرنا
پر خاص ہے مومنین پہ جاری
اندھیر جہان مین ہو رہا تھا
ایمان سے دونون ہاتہہ دہوکر
ہندیان بکتی تھی مثل مجنون
توحید خدا کی بیخ کن تھی
مردود تھے حاکیان ایمان
تھے چند فریب ساز سفاک
تا لقمۂ چرب ہانگ کھاوین
تھی شمس کے نام سے اوراہی
آزردہ ہو جس سے خلق کثیر
کرتے تھے جفا و جور ہم پر
پر ظلم سنا نہ یہہ کبھی تھا
خاتم ہین جو دین وہ ہمین ہین
سایہ سے ہی جنکے دیو لرزان

اسلام

اخبار نور افشان لودیانہ مطبوعہ ۸ نومبر ۹۳ مین (ایک صاحب میم نامی نے) (یہہ وہ میم صاحب ہین جو آجکل اوسی اخبار نور افشان مین عیسائیون کے مروجہ اور مسلمہ تثلیث کے مخالف مضامین لکھہ رہے ہین) اسلام کی بابت یہہ رای ظاہر کی ہے کہ اوسکی اصول انسان کی دشمن حیات ابدی کے استیصال کرنے والی ہین میم صاحب نے نور افشان کے خوش کرنیکو اور اپنے ماہتی سے داغ نیل مٹانے کے واسطے ایک ایسا دعوی کیا ہے کہ جسکو ثابت کرنا ناممکن ہے - میں افسوس کرتا ہون کہ میم صاحب نے دعوی پر ہی قناعت کی ہے دلایل اور براہین سے کام نہین

نہین یا اگر وہی برجستہ دلیل لکھتے تو ہم بھی دیکھتی خیر اب کیا بگڑا ہے۔ بسم اللہ ہین گو ہین میدان حمیم صاحب کو اگر کچھہ حوصلہ ہے تو میدان مین آئین - دیکھا جائیگا -

حمیم صاحب نے اپنے مضمون مذکور مین صرف ایک ہی قول پر زور دیا ہے اور ان کے تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس قول کو اسلام کے برا ثابت کرنے کے واسطے ایک بڑا پکا قول سمجھتے ہین مین اوسی قول کو لیکر دکھاتا ہون کہ اوس مین کہان تک زور ہے

قولہ ذرا آنکھہ کھولکر تو دیکھین کہ یورپ کے سے مہذب ملکون کے مانند دنیا کے پردہ پر کوئی اور ملک ہے اسلام تیرہ سو برس سے ہے اور با آنکہ جہاد کے سوا اوسمین کچھہ نہین پھر بھی اوسکی حالت کہین بھی اچھی ہے اوسکی ٹہٹری اصول انسان کے دشمن حیات ابدی کے استیصال کرنے والے اسکو ہرگز اوتھنے نہین دیتی اوسنے ہر ملک مین جہان کہین اتفاق زمانہ سے گیا تاریکی کے ماسوا کچھہ نہ پھیلایا -

اقول حمیم صاحب نے اپنے ماتھے سے داغ نیل مٹانے کے واسطے جن برائیون کو اسلام مین ثابت کرنا چاہا ہے - وہ اون کے توہم خیال کا ہی نتیجہ ہے ورنہ اسلام کی سلامتی اور برجستگی مین تو کوئی کلام نہین تیلی جنولی اور رنگ ریزون کے کلام پر کیا اعتبار ہے بڑے بڑے فلاسفر مزاج انگریز اسلام کے سلامتی اور فیوض کے قائل اور معترف ہین - اسلام مین کوئی ایسا اصول نہین ہے کہ جو انسان کا دشمن اور حیات ابدی کا استیصال کرنیوالا ہو - اسلام کے سارے اصول از سر تا پا انسان کے حق مین فائدہ بخش ثابت ہوے ہین - جب اسلام کا ہو ہنہار اور مبارک پودہ جنگل مین عرب کے لگایا گیا تو اوسوقت عرب کے لوگ بالکل وحشی اور بت پرست اور مشرک تھے شرافت اور انسانیت اور آدمیت کا تو نام ونشان نہین جانتے تھے اونکی وحشت اور جہالت کے حالات سے تاریخین بھری پڑی ہین "تاریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین یہودی اور عیسائی بھی وہان بود وباش رکھتے تھے اون کے پاس اناجیل اور بائیبل کا مجموعہ بھی موجود تھا مگر عیسائیون اور عیسائیون کے مذہب نے عرب کے لوگون کے طبیعتون پر کچھہ بھی اثر نہ کیا ویسے کے ویسے ہی رہے نہ تو اونمین سے دختر کشی کی رسم دور ہوی اور نہ اونھون نے اپنے سچے معبود کو صحیح سمجھا اور نہ اونمین سے نااتفاقی اور دشمنی کے بنا مین معدوم ہوئین جون کی تون رہے - جب اسلام نے ظہور کیا تو چند ہی دنون مین سارے عرب کے کایا پلٹ ہوگئی نہ وہ جہالت رہی اور نہ عداوت نہ بت پرستی اور نہ جنگ وجدال جہان ایک آدمی دوسرے کو اپنا جانی دشمن خیال کرتا تھا وہان شیر وشکر کے طرح ملاپ ہوگیا جہان بھولے بھی خدا کا مقدس نام نہ لیا جاتا تھا وہان گھر گھر مین

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا ورد ہونے لگا جہان بتون اور پتھرون کی سچے دل سے تکریم اور تعظیم کی جاتی تھی - وہان چند ہی روز کے بعد اونکا نام بھی نرہا - جہان علم و فضل اور صنعت و حرفت کو کوئی جانتا بھی نہ تہا وہان بڑے بڑے فلاسفر اور صناع اور کاریگر دکہائی دینے لگے - جس ملک کے لوگ وحشیون اور جنگلیون کے طرح گذران کرتے تھے وہان دنون مین ہی تہذیب اور علوم اور شرافت و شجاعت کے گلزار لگ گئے - جس ملک کے لوگون کو اور ملکون اور قومون کے لوگ وحشی اور جنگلی خیال کرتے تھے اونمین شرافت اور تہذیب کو اس درجہ تک ترقی ہوی کہ تمام دنیا مین دنکا بج گیا - جن لوگون کو ترقی یافتہ قومین آدمیون مین بھی شمار نہ کرتے تہین خدا کی قدرت اونہین کو استاد اور اپنا سرسبر جانا - عرب کی پہلی حالت اور اوس حالت کو جو بعد از ظہور اسلام اور بعثت حضرت خیر الانام نمودار ہوی انصاف سے مقابلہ کرکے دیکہو کہ اسلام نے عرب کے دلون مین کیسا معتدا اور مبارک اثر کیا ہے - جسقدر تاریکی اور کفر و شرک تھا ایک کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور ایک سورت سورہ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد ولم یکن لہ کفوا احد سے ایک لخت زایل اور دور کردے انسان کی نجات اور حیات ابدی کا جو اصول اور طریقہ تھا آسانی اور نرمی سے سمجہا دیا - اس پاک اصول کے اشاعت سے نہ تو بتون کا نام رہا نہ تثلیث پرستون کو وقر و رونق تثلیث تین تیرہ ہوگی اور بت پرستی کا نشان مٹ گیا - جہان مسیح کو غلطی سے خدا کا بیٹا سمجہا جاتا تھا وہان اس پاک اصول کو سچائی اور مضبوطی کے ساتھ مانا گیا کہ مسیح خدا کا بیٹا نہین ہے بلکہ ایک عاجز بندہ - برخلاف اسلام کے عیسائی دین کے اصولون نے دنیا مین بجاے توحید کے شرک و بدعت اور کفر و ارتداد کو پھیلایا بت پرست تو خدا کو کچہہ جانتے بھی نہ تہے عیسائیون نے اوسکو بھی جواب دیا مسیح کو جو اور انسانون کے طرح پیدا ہوا اور ایک مدت تک دنیا مین رہکر کھاتا پیتا بولتا چلتا سوتا جاگتا - ہگتا موتتا رہا خدایا خدا کا بیٹا مانا گیا - اس تعلیم نے یہہ اثر کیا کہ عیسائی فرقہ مین الحاد کو ترقی ہوتی گئی - جرمن اور انگلستان مین بیسون ایسے مدرسے ہین کہ جن مین یہی سکہایا جاتا ہے کہ خدا کوئی شی نہین - واہ دین عیسائی نے کیا اچھی تاریکی دور کی ہے - کیون حضرت صمیم صاحب یہہ اصول حیات ابدی کے استیصال کرنیوالے نہین ہین کیا ان اصولون سے انسان کو نجات حاصل ہو جائیگی؟ توبہ توبہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + یہہ اصول تو ایک کفر و ارتداد کا گھر اور خزانہ ہین ان سے حیات ابدی کے حصول کے کیا توقع ہوسکتی ہے - لہذا ہمکو اخبار یال مال گزٹ پر کہتا ہے

کہ مسلمانون نے بہ نسبت دین عیسائی کے بت
پرستون سے بت پرستی کو چھوڑا دیا ہے الحق
اسمین کیا شک ہے اسلام کی بابرکت اصولون
کی اشاعت سے لاکھون بت پرستون نے جھوٹی
معبودون کو چھوڑکر سچے طور پر خدای لم یزل کے
پاک وجود کا اقرار کیا لاکھون عیسائی تثلیث پرستون
نے مسیح کی بناوٹی اور جھوٹی الوہیت سے توبہ کرکے
اور مسیح کو ایک عاجز بندہ اور مریم کا بیٹا جانکر
کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پر دل سے
یقین کیا جیسے روحی اور نجاتی امور مین اسلام نے
دنیا کو فائدہ پہنچایا ایسے ہی دنیوی امور مین بھی
اسلام نے بہت کچھ کرکے دکھایا - خاصکر اہل
یوروپ کو جہالت اور تاریکی سے نکالکر اوجالے
اور ہدایت کار استہ دکھایا - مسٹر سڈلیو - مدرس
علم تواریخ ملک فرانس - مسلمانون کے بابت لکھتا
ہے کہ یہہ قوم بلاشبہ اہل یوروپ کے اوستاد ہین
اسلام نے وہ سامان مہیا کئے کہ جس سے ہمارے
یہہ تاریخین بنین اسلام نے ہی ہمکو حالات زندگی
کا لکھنا سکھایا مسلمان ہی صناعی اور دست کاری
مین مرتبہ کمال کو پہنچی - اسلام والون نے جو نئی نئی
باتین ایجاد کی ہین اون سے اونکی اسقدر فضیلت
ظاہر ہوتی ہے کہ ہم آجتک اوسکے موافق اونکی قدر
نہین کی - جب عربون کے ہاتھ علم فزیک - طب
تاریخ - کمسٹری - اور فلاحت آیا تو اونھون نے
اوسمین اور کمالات اور خوبیان زیادہ کردین -

عرب کے لوگ اب تک بہرکیف ہمارے جملہ فضل
وکمال کا سرچشمہ ہین -
اور لیجی - اسکندر ہملیط جرمن کا قول ہے کہ اسلام
کو خدا نے دنیا مین اس واسطے پیدا کیا تھا کہ وہ
علوم وفنون اور اسباب تمدن کو اون مختلف
قومون تک پہنچائین جو فرات کے کنارہ سے
اسپانیہ کے وادی تک پھیل رہے ہین رمانیا
کی قوم نے باب تمدن مین جو کچھہ حاصل کیا وہ مسلمانون
سے ہی لیا گیا ہی مسلمان جس ملک مین گئے وہان
اونھون نے اپنی زبان اپنی علوم اپنا دین اور اپنی
اخلاق مہذب کو شایع کرنا شروع کیا - اہل عرب
کے کمالات علمیہ اور فنون کسبیہ مین ہماری معلم اور
اوستاد ہین - "تاریخ وردی" مین جسکا مصنف
ملک فرانس کا وزیر اعظم ہے - لکھا ہی کہ ایک زمانہ
مین یوروپ کے لوگ جہالت کی تاریکی مین تھکرین
مارتی تھے کہ دفعتہً اون پر اسلام کے جانب سے
ایک نور علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور صناعی اور دستکاری
پر پرتو افگن ہوا - مسلمانون کے طفیل سے شہر
بغداد - بصرہ - سمرقند - دمشق - قیروان - مصر -
فارس - غرناطہ اور قرطبہ - وغیرہ علوم وفنون کے
مرکز تھے انہین شہرون سے اہل یوروپ علوم و
فنون شاگردی کرکے اوڑا لیگئے - علوم ریاضیہ مین
تو اہل عرب نے نام پایا ہے - مملکت اسپانیہ کو
مسلمانون نے ہی ترقی بخشی یہان تک کہ مقام
قرطبہ مین چھ سو جامع مسجدین اور پچاس شفاخانے

اور اسی عام مدد سے اور نوشتو حمام طیار ہو گئے -
پلینہ والون نے فن زراعت کو عربون سے ہی لیا
یہہ مجمل روزنامچہ اوس انتظام مدن اور ترقی اسلام
کا ہے جو مسلمانون نے وادئ تاج کے کنارون سے
لیکر ہندوستان مین وادئ ہندوکش تک اپنی
ذاتی لیاقت اور دانائی سے پھیلایا جسکی لطافت
اور روشنی سے انگلستان چومدھیاتی ہین جن ملکون
کو مسلمانون نے فتح کیا وہان پر بنایت امانت اور
نہایت دیانت سے بسر کی اہالیان یوروپ انہین
مسلمانون سے قرون متوسط مین کمالات علمیہ اور
صناعیان وغیرہ اوڑاکر لیگئے انتہیٰ - اور سنئے -
مسٹر گاڈفری ہنگنس اپنی کتاب کے دفعہ
۱۱۰ مین لکھتا ہے کہ مین بخوبی جانتا ہون کہ عیسای
لوگ - مسلمانون کو اون کے دین اور دین کے
باتون کے بابت نظر کراہت سے دیکھتے ہین مگر وہ
تحقیق کرین تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اہل اسلام اپنی
مذہب کے تقرر کے تھوڑے ہی عرصہ بعد کل روئے
زمین پر سب سے زیادہ فیاض اور باعلم قوم ہو گئی -
اور یہہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کے نسبت بھی اونکو
ذریعہ سے ہمکو زیادہ پہنچی - اور اون کے مذہب
مین فیاضی اور اخلاق کامل کے مسایل کثرت سے ہین
اور اون کے مذہب کو جاہل متعصبون کے جرمون سے
الزام لگانا ایسا ہی بیجا ہے جیسا دین عیسوی کو
بعض اوسکے محققون کے جرمون سے دفعہ ۱۱۱ -
زمانہ حال کے فوقیت پر جو اون کو علوم و

فنون اور فوج مین مسلمانون پر حاصل ہے بڑے
نازان ہین اور اگر کوئی آدمی اون کے گفتگو سنی
تو یہہ گمان کرے کہ زمانہ سابق مین کوئی قوم اوس
عمدہ اور مفید تحصیل مین کبھی فایق نہین ہوے
لیکن اسمین سلمہ کو شاید دہوکا ہوگا کیونکہ شاید
بجز فروع اوس حکمت کے جو تجربہ سے متعلق ہے
اور سوای کارخانون کے کوئی ایسے فن اور علم کی
شاخ نہین کہ جو مسلمانون مین اوس کمال کو نہ
پہنچی ہو جو اوسکو اب گریٹ برٹن مین حاصل ہے
دفعہ ۱۵۱ - سیل صاحب نے جو یہان نکتہ چینی کی
ساتھ لکھا ہے اوسکو دیکھنا چاہیئے کہ زمانہ جاہلیت
مین عرب عورتون کو مثل مال و اسباب کے جانتے
تھے اور اون سے مثل لونڈیون کے سلوک کرتے
تھے اور اپنی بیٹیون کو زندہ دفن کرتے تھے جب
محمد صاحب مبعوث ہوے تو دو صدیون مین ہی
بہادری اور سخاوت اور عدالت اور خدا پرستی
نے دنیا کے اخلاق پر روشن نشان چھوڑا ہم نے
دیدہ و دانستہ اسلام کا ذکر کیا کہ زمانہ حال کے
تمام مذہبون سے ایک حالت پر قایم ہے -

مسٹر ٹامس کارلائل اپنی کتاب لیکچرز ان ہیرو
مین لکھتا ہے کہ اسلام گویا تاریکی مین روشنی پر
آیا تھا چیمبرز میکلوپیڈیا کا ایک آرٹکل لکھنے
والا کہتا ہے کہ یوروپ مین ترقی اور علوم و فنون
کا پھیلانا اسلام کا ہی حصہ تھا -
چیمبرز صاحب اب فرمائیے مین ان آپ کے مستند

بزرگون کا کہا مانون یا اون لوگون کا جو تین تین
سال تک جیل مین رہ آئے ہین دیکھئے آپ کے
بڑے بڑے مشاہیر اور مستند اور دین دار طرفہ
بران یہہ کہ اپنے مذہب کے متعصب انگریزون نے اسلام
کو دنیا کے حق مین کسدرجہ تک فائدہ بخش تسلیم
کیا ہے ایک مرتبہ نہین سو مرتبہ پکار پکار کر کہہ
رہے ہین کہ جہان اسلام گیا ہے ان اوس نے ہدایت
اور روشنی اور مختلف علوم و فنون کو پھیلایا۔
آپکا یہہ قول کہ اسلام مین سوای جہاد کے اور
کچھہ نہین آپکی خوش فہمی پر دلالت کرتا ہے آپ
پر کیا موقوف ہے عیسائیون کی عادت ہو گئی ہے
کہ ڈہیل ڈہول کر جہاد پر آ شہرتی ہین۔ آپ گھبرائے
نہین انشاء اللہ العزیز عنقریب جہاد کے بارے
مین آپ کے خیالات کے رجحان اور رائی جائینگی
ذرا مرد میدان بنکر جواب الجواب دینا ہوگا۔
خم بیل مین گیدڑ کے طرح نہ جا چہپنا۔

راقم۔ حمیم کا دوست فہیم۔

مراسلہ

متی ۲۶ باب ۳۸۔ آیت اور گھبرانے اور نہایت
دلگیر ہونے لگا الخ۔

ای بھائی مسیحیو حضرت عیسیٰؑ کو باوجود دعوی
الوہیت یہہ کیسا ہراس و بزدلی و بے صبری ہے
اور یہہ کیسی نبوت و رسالت ہی کہ تخویف سے بھی
پہلے گھبرا گئے قبل از عہد عیسیٰ تمام انبیا اس سے سخت
سخت مصیبت مین گرفتار ہوے مگر کیا ممکن کہ کوئی

گھبرا یا ہوا دیکھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے جزادہ جلیل القدر حضرت سبط اصغر حسین
شہید اکبر کو کہ نبی بھی نہ تھے بلکہ نبی زادہ تھے کیسے
سخت ہیبت ناک مصیبت مین کس ذوق و شوق و
جوانمردی و استقلال سے جام شہادت کو نوش
فرمایا پس ایسا کم ہمت آدمی الوہیت تو کیا رسالت
کے بھی لائق نہین۔ متی ۲۶ باب ۳۹۔ آیت اور
کچھہ آگے گئے اور کے بل گرا اور دعا مانگتے ہوے
کہا ای میرے کو چہپایا
ہو سکے تو یہہ پیالہ مجھہ سے گذر
۴۰۔ ان سے
جاے۔ ۴۰
کے پاس آیا اور اونہین
سوتے پاکر پطرس سے کہا تم میرے ساتھہ ایک گھنٹہ
نہین جاگ سکے ۴۱۔ ۴۲۔ پھر اوس نے دوبارہ
جاکر دعا مانگی ای میرے باپ اگر میرے پیئے بغیر یہہ
پیالہ مجھہ سے نہین گذر سکتا تو تیری مرضی ہو۔
۴۳۔ اوسنے آکے پھر اونہین سوتا پایا کیونکہ اونکی
آنکھین نیند سے بھاری تہین۔
۴۴۔ اور اونھین چھوڑ کر پھر گیا اور وہی بات کہکر
تیسرے بار دعا مانگی۔ کیون حضرات مسیحیان اگر
مسئلہ کفارہ جسپر مدار نجات ٹہرایا گیا ہے صحیح تھا
اور دنیا مین مسیحؑ کے آنے سے بھی یہی غرض تہی اور
حضرت مسیحؑ صاحب کو بھی معلوم تہا کہ میرا مصلوب ہونا
گنہ گارون کی نجات کا باعث ہے تو باوجود اوس
علم کی تین بار مستدعی اسکی تبدیل کا ہونا سراسر حماقت
اور حق تلفی خلائق ہے ہر چند کہ مسیحؑ چاہتے رہے کہ
مین مصلوب نہ جاؤن مگر کیا کیجے کچھہ بس نہ چلا خلائق

مرضی خدا بھی کیا پس معلوم ہوا کہ الوہیت مسیح اس
غرض سے نہ تھا کچھ اور ہی مطلب تھا اور اگر یون فرمائے
کہ مسیح کو اس مصلحت کی خبر نہ تھی تو جو شخص جسکو خاص
کام پر مقرر کیا گیا عجب ہے کہ اوسکو وہ کام فراموش
ہو جاوے علاوہ اسکی اور بہت اعتراض پیدا ہوتی
ہین اور جب خود مسیح کو معلوم نہ تھا تم پادری صاحبان
کو کیونکر معلوم ہوا دعاء مسیح تو کفارہ کی بالکل نفی
کرتی ہے مسئلہ کفارہ صرف شیخ چلی بازی ابلیس
لعین ہے نہ حرفی اہا لیا ادب ہوے نہ اونھون
نے ایسی خلاف شرع عن متوسط بین الخالق والمخلوق دونو
کے گناہ ہون - ۱۰ - اگر ۱۱ - آیت - ہیرودیس
یسوع کو دیکھکے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے
چاہتا تھا کہ اوسے دیکھے اسلئے کہ اوسکی بابت بہت
کچھ سنا تھا اور اوسکی کوئی کرامات دیکھنی کی امید تھی
۹ - اور اوسنے اوس سے بہتیرے باتین پوچھین
پر اوسنے اوسے کچھ جواب ندیا - الخ -
کیون صاحب الوہیت و رسالت اسی کا نام ہے کہ جو شخص
مشتاق ملاحظہ معجزات ہو اوسکو معجزات نہ دکھلائی
جاوین اور کوئی دلیل اپنے دعوی پر نہ پیش کرین یقین کلی
تھا کہ اگر ہیرود کوئی معجزہ دیکھتا ضرور ایمان لاتا اگر بفرض
محال بعد ظہور معجزہ کے بھی ایمان نہ لاتا تو حجت تمام
ہو جاتی لیکن حق تو یہہ ہے کہ اگر اپنے دعوے مین صادق
ہوتے تو ضرور کوئی کرامات دکھلاتے افسوس تو یہہ ہے
کہ معجزہ تو بہت بڑی بات ہے کہ بدون حکم الہی نہین
ہو سکتا مسیح صاحب تو اوسکے کسی سوال کا جواب
بھی نہ دیسکے پس جبکہ مسیح رسالت ہی سے عاجز ہو گئے
تو الوہیت اونکی کسطرح ثابت ہو -
یوحنا ۱۹ باب ۱۰ - آیت - تب پلاطوس نے اوسے
کہا کہ تو مجھ سے نہین بولتا کیا تو نہین جانتا کہ مجھے
اختیار ہے چاہون تجھے صلیب دون چاہون
تجھے چھوڑ دون - ۱۱ - یسوع نے جواب دیا اگر یہہ
تجھے اوپر سے نہ دیا جاتا تو مجھ پر تیرا کچھ اختیار نہ تھا
سو جسنے مجھے تیرے حوالہ کیا اوسکا زیادہ گناہ ہے
دیکھئے اگر یہہ کلام انجیل مقدس صحیح ہے تو پلاطوس
نجات پائیگا اور البتہ خدا نے بہت سخت گناہ کیا
جسکے بدلے دوزخ مین خود رہیگا نعوذ باللہ من
ذلک - اگر گیارہوین آیت کی جملہ سے یہودا
اسکریوطی مراد لیجئے گا تو دسوین آیت کا جملہ انجیل
محو کر دینا پڑے گا - اجی صاحب کیا خدا گناہ کرتا ہے
متی ۲۶ باب - ۴۶ - آیت - نوین گھنٹے یسوع
نے بڑے شور سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی -
یعنے ای میرے خدا ای میرے خدا کیون تو نے
مجھے چھوڑا یسوعیون کا یہہ اعتقاد کہ خدا ہمیشہ
یسوع کے ساتھ رہا باطل ہوا آخری وقت کہتا
ہوتا ہے اور اسی پر سلامتی ایمان و عاقبت خیر کا
لحاظ ہوتا ہے سو بقول انجیل حضرت عیسیٰ کو ہمراہی
خدا نصیب نہوی اور یہہ شاید نتیجہ اوس دعاء خلاف
شرع کا ہے جو آپ سے وقوع مین آئی اور صبر کیا
واللہ مع الصابرین کا مصداق ہنوی - پس ای
برادران اہل کتاب اس اپنے خیال خام اور عقاید

باطلہ سے جس سے خواہ مخواہ ذات روح اللہ مین
بتہ لگتا ہے دسکدر کر صدق دل سے دین حقہ قبول
اسلام کرو والسلام علی من اتبع الہدیٰ- باقی آیندہ
لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون جناب
امام العلما فخر الہند مولانا استادنا-
ابوالحسنات محمد عبدالحی عم فیضہ الحنفی
والجلی

ایک دن معمولی طور پر مولانا رونق افروز تھے اور
طلبہ آپکے کلمات طیبہ سے بہرہ اندوز ناگاہ ایک
نوجوان تازہ وارد آیا بعد سلام ومصافحہ عرض کیا
کہ در بہنگہ مین میرا گھر ہے کم سنی سے اسکول مین
تعلیم پائے فارسی انگریزی جو قسمت مین تھی آئی-
مطالعہ کتب سے حقیقت اسلام دلپر جم گئی کھلم
کھلا مسلمان ہوا- اور عبدالرحمن نام رکھا گیا- میرے
باپ نے جابرانہ دھمکیون سے چاہا کہ مجھے راہ راست
سے پھیرے ہر چند زدوکوب کی شراب پلائی-
مگر کیا ہوتا ہے- ثابت قدمی ہاتھ سے ندے-
غریب الوطنی پر کمر باندھی امیدوار ہون کہ حضور
کی خدمت مین چندے تحصیل علم کرون- جناب
مولانا نے فرمایا بہتر کسی مسجد مین قیام کرو- بعدہٗ
جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ فرنگی محل اور
مولانا مولوی علی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
مین گیا اور تجدید ایمان کی درخواست کی- جناب مولوی
صاحب نے فرمایا پہلے تھانے مین حسب ضابطہ رپورٹ
لکھوا دو پھر کلمات ضروریہ اور عقاید اسلامیہ

پڑھا دینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اسی اثنا مین
اوسکا باپ ڈھونڈھتا آپہونچا- ہمارے جناب مولانا
درس فرما رہے تھے- کہ وہ آیا اور اپنی لڑکی کا حال
پوچھا- مولانا صاحب نے جو واقعہ تھا بیان کیا اور فرمایا
کہ کسی مسجد مین تلاش کروا دو ہر میان عبدالرحمن
کسی طرف راہی ہوے- یہہ تلاش کرتے رہے-
بجبوری جب کچھہ زور نہ چلا تو در بہنگہ واپس جاکر
فوجداری مین نالش کردی کہ ان دونون بزرگوار نے
میرے لڑکے کو چھپایا ہے- جرم اغوا مفرور
حسب دفعہ ۳۶۸- ان سے وقوع مین آیا ہے-
عرضکہ مجسٹریٹی سے حسب ضابطہ احضار کا حکم نافذ
ہوا- لکھنؤ مین خبر آنا تھا کہ ایک قیامت برپا ہوگئی
یہہ حضرات کچہری کیا جائین- جرم کیسا نہایت پریشان
ومنتشر تمام شب حکمان وکیل متردد- مگر حکم حاکم
بہر کیف غرہ صفر کی شب کو ریل پر سوار ہوکر
روانہ ہوے- ادہر مسلمانون کی یہہ کیفیت کہ جسے
دیکھیے دست بدعا پریشان ہے- مسجدون مین
پنجگانہ جماعت کے بعد دعائین حق تعالیٰ کے حضور
مین تضرع وزاری گھر گھر یہی ذکر ہر شخص کو بیقراری
اور ہر شب دوم صفر یوم دوشنبہ کو بمقام عظیم آباد
مولوی خدا بخش خان صاحب وکیل کے مکان پر یہہ
حضرات موصوف تشریف لیگئے قضا کارا اسی دن
خان صاحب کے خالہ زاد بہائی نے انتقال کیا تھا
مگر (آفرین بہمت مردانہ ات +) اخلاق ومروت
اسلام مہمان نوازی اسیکا نام ہے- یہہ حادثہ

ایسا پر ملال مگر فوراً جناب مولانا صاحب کا استقبال کیا اور انتظار - تجہیز و تکفین کے ساتھ ہی تجویز مقدمہ شروع کی - حکیم نصر الحق صاحب اور مولوی عبد البدی صاحب اور مولوی لطف الرحمن صاحب اور اون کے اعزہ جو مختاری کرتے تھے اور دوسرے رئیسان خدا پرست آئے - بحسب تجویز مولوی خدا بخش خان صاحب و مولوی شرف الدین صاحب بارسٹر اس کار خیر کے قابل قرار پائے - اور مولوی نصیر الحق صاحب نے در بہنگہ مین بذریعہ تار برقی خبر دی کہ مولانا صاحب مع جماعت منصور بروز چہار شنبہ آتے ہین - اودہر در بہنگہ کا کچہ حال سنئے مدعی صاحب جسکا نام جیو مک لال ہے فوجداری کے محرر ہین اور اونکے بھائی کلکٹری کے سررشتہ دار اور بھی دو چار چیدہ رستم اون سب نے خفیہ کارروائیون کے ذریعہ سے یہہ طلبی کرائی تھی مگر مولوی حاجی حکیم محمد یحییٰ صاحب جو بضرورت عازم کلکتہ تھے اور اسٹیشن پر اس واقعہ سے مطلع ہوی - واہ رے حمیت اسلام و حمایت دین ہمراہیون سے کہا جاؤ خدا حافظ ہم تو بدون فیصلہ قدم نہ اٹھائینگے - دیکھین تو اللہ کو دوستون سے دشمنی کرکے کیونکر سرسبزی ہوتی ہے - منشاریلی صاحب میجسٹریٹ کے پاس آئے اور جناب مولانا صاحب کی عظمت اور کیفیت بیان کی اور کہا کہ آپ نے ایسے شخص کو حرکت دی ہے جس سے تمام مسلمانون کے دل ہل گئے - یہہ امر برا ہوا ہم سب مسلمان اپنا جان و مال مولانا صاحب کے قدم پر فدا کرنا فخر جانتے ہین - میجسٹریٹ صاحب کو اس امر سے ایک افسوس ہوا اور مولوی محمد اسحاق صاحب یہان یہہ کارروائی کرکے بغرض استقبال روانہ عظیم آباد ہوے چنانچہ بمقام (سرمستی پور) جو کئی اسٹیشن در بہنگہ سے بجانب عظیم آباد ہے مولانا صاحب سے ملاقات کی - اور نواب نجم الدین علی صاحب جو ایک بہت بڑے نامی رئیس ہین اونکی طرف سے ایک شخص دو اسٹیشن پر آئے - ۵ بجکر کچہ صبح کے وقت چہار شنبہ کے دن در بہنگہ کے اسٹیشن پر پہونچ گئے - ادہر مدعی بھی اسٹیشن پر آیا دیکہا کہ صدہا مسلمان غریب امیر وکیل عالم شریف اسٹیشن پر جمع ہین جیسے کوئی کسی کا منتظر ہوتا ہے پوچھا خیر ہے - یہہ مجمع کس لئے - سب نے کہا جی ہان آج ہمارے مولانا تشریف لانیوالے ہین - مدعی - تمکو اون سے کیا سروکار کیا تعلق مسلمان وہ ہمارے پیشوا اور استاد ہین - مدعی کہان تم کہان وہ یہہ شاگردی اور استادی کسطرح ہوی - مسلمان خوب یہی خبر نہین - ہم مین سے بعض خود حاضر ہوے ہین - بعضون کو اونکی شاگردون سے استفادہ ہے اور بعضے اونکی تصانیف دیکہکر شاگردی کا دم بھرتے ہین - مدعی آپ لوگون نے تو اسے مذہبی مقتدا بنا لیا - مسلمان اگر یہہ مقتدا مذہبی نہ ہوگا تو کون ہوگا اب تم اپنی خیر مناؤ - جناب مولانا صاحب مع بارسٹر صاحب اسٹیشن پر اترے مصافحہ و سلام کا

ہجوم ہوا کمال جاہ و احتشام سے شہر میں آئے
ہر چند ہر شخص متمنی تھا کہ مین مولانا صاحب کی
مہمانداری سے مشرف ہون مگر یہہ دولت تو مولوی
محمد اسحاق صاحب کے حصہ مین آچکی تھی اب مولوی
شرف الدین صاحب بارسٹر میجسٹریٹ کے پاس گئے
از سرنو مولانا صاحب کے فضایل خاطر نشین کرکے
درخواست کی کہ کرسی صدر دیجاے اعزاز مناسب
کرنا لازم ہے- اسمین میجسٹریٹ صاحب کو کچھ تردد
ہوا- مگر جناب مولوی شرف الدین صاحب
بارسٹر کی خوش بیانی اور تقریر قوی التاثیر سے
ماننا ہی پڑا- اب جناب مولانا صاحب کچہری
چلے- اسوقت کا ہجوم اور مسلمانون کی ہمدردی
نہ پوچھہ بلا مبالغہ کلکتہ تک کے مسلمان چلے آتے
تھے جسنے سنا چلا- دائین بائین پیش و پس
مسلمان ہی مسلمان نظر آتے تھے ہمارے لکھنؤ
کے مجبور مسلمان اگرچہ بجسم حاضر نہ تھی مگر
انکی دعاے سحری اور گریۂ نیم شبی سے اوسوقت عرش
معلی کا پایا تھام لیا اور پیشانیون نے آستانۂ اقدس
کو اپنے سجدہاے عجز سے چھپا لیا- ناگاہ غیب سے
(ان حزب اللہ ہم الغالبون) کی صدا آنے لگی-
شان ابتلا و امتحان جو خاصۂ صلحا و علماء ہے
کرشمۂ رحمت و نصرت مین جلوہ فرما ہوے-
مسلمانون نے اندر باہر کچہری کو گھیر لیا دونون
بزرگوار سراجلاس کرسی پر رونق افروز ہوے دیکھئے
ہمارے وکیل صاحب کی اعلی درجے کی لیاقت جو
ہنوز ناتھا کر دکھایا محال کو ممکن بنایا- یعنے تاریخ
مقدمہ ۱۷- ڈسمبر تھی آج روبکاری کیون کر ہو-
ادہر وکیل صاحب کو جناب مولانا کا ایکدم بحالت
تردد رہنا گران- صاحب میجسٹریٹ سے کہا کہ آپ
ہمارے موکلون کے بطور خود بیانات سن لین
تاکہ آپکو آگاہی ہو جاے اور ان دونون بزرگوارون
نے بیان واقعی کر دیا- بعد ازان کہا کہ مجھے شبہ
ہے کہ ایسے پاکباز فرشتہ صفت حضرات پر تہمت
ارتکاب جرم کچھ نہین مدعی کو وہ ہو کہا ہوا ہے اوسے
بلاے شناخت کرے شاید کوئی اور آدمی اسنام
کا ہوگا- حکم ہوا کہ لاؤ مدعی کہان ہے اوس کے
مختار بولے حضور آج کہان- تاریخ پیشی ابھی
دور ہے- ہمارے وکیل صاحب نے کہا کہان جائیگا-
اسی کچہری کا محرر ہے لاؤ بلاؤ غرض بھی حاضر
ہوا اور دیکھا اور کہا کہ یہی دونون مدعا علیہا ہین
تب وکیل صاحب نے کہا حضور مین اس مقدمے
سے واقف نہین مدعی کا اظہار میرے سامہنے
ہو جاے تو خوب ہے وہ موجود ہے بیان کر دے
کیا وقت ہے- میجسٹریٹ بہادر مان جہک لال
بیان کر- مدعی حضور ان دونون صاحبون نے میرے
نابالغ لڑکے کو جسکا سن ۱۳ برس کا ہے چھپایا ہے
بارسٹر صاحب بتلاؤ تم لکھنؤ مین پہلے کہان گئے-
مدعی محمدو کی مسجد مین بارسٹر صاحب پھر کون ملا-
مدعی دو ایک لڑکون سے سنا کہ تمہارا لڑکا
مولوی صاحب کے یہان ہے- بارسٹر صاحب پھر

کیا ہوا- مدعی- مولوی صاحب سے دریافت کیا کچھ پتا نہ ملا- بارسٹر صاحب پھر- مدعی ڈھونگیہ چلا آیا- بارسٹر صاحب- کوئی گواہ ہے- مدعی- ہان- دو چار گواہ لکھنؤ سے بلوانا ہین- بارسٹر صاحب سبحان اللہ جب سوا سے اون دو ایک لڑکون کی اجنکا قول غیر معتبر ہے- تم نہ کسی سے ملے نہ کہین گئے تو گواہ کیسے- مختار مدعی- پس آپ کو قبل تاریخ اعتراض کرنے کا اختیار نہین- بارسٹر صاحب جب مدعی بیان کرے ہمکو اختیار ہے- دیکھو دفعہ فلان- غرضکہ باتون باتون مین اوڑا دیا- بارسٹر صاحب- حضور ہمارے موکل ایسے نہین کہ ایک بڑا حصہ اپنے متبرک وقتون کا یہان ضایع کرین اور مقدمے کی حقیقت معلوم ہوگئی ان کو رخصت ملی- وکیل حاضر رہیگا- میجسٹریٹ صاحب- جھک لال- تمکو کچھہ عذر تو نہین- مدعی لبجوری حضور بہتر میجسٹریٹ صاحب اچھا کون مولوی صاحب کا مختار ہے- مسلمانان حاضر سب مسلمان- میجسٹریٹ صاحب نہین نہین- باضابطہ کسی کا نام لکھا جاے اشرف علی خان صاحب مختار ہوا اور مولوی عبدالودود صاحب و منشی سخاوت علی صاحب وغیرہ وکلا سب شرکت کے واسطے تیار ہوے- مولانا مظفر و منصور واپس آئے- اوسی دن شکستہ دلان لکھنؤ کا خیال آیا تار فتحیابی دیا گیا- پھر نہ پوچھئے جدہر دیکھئے لوگ سربسجود تھے اور جہان سنے الحمد للہ الحمد للہ

غرضکہ مولانا صاحب تشریف لائے اور دعوتین شروع ہوئین ایک ایک وقت سو سو کی درخواست تھی اور ہر دعوت مین صدہا آدمی شریک- چنانچہ شاہ خرم علی صاحب نے جو دعوت کی اوسمین کئی سو معزز مسلمان جمع تھے ہنوز مولانا صاحب کا انتظار ہی تھا کہ مدعی صاحب نشے مین مست مع چند آدمیون کے مجلس مین آ بیٹھے کہ میرا بیٹا یہان ہے- اولاً فہمایش کی گئی- کون سنے- پھر تو اونکی خوب دعوت ہوی یعنے اوس وقت جناب نجم الدین علی خان صاحب میجسٹریٹ کے پاس گئے اور کیفیت بیان کی اور ایک انسپکٹر کو ہمراہ لاکر مدعی کو نکالنا چاہا مگر یہان تو چڑھی تھی- سنے کون- آخر کار پولیس نے اپنی معمولی کارروائی سے اون کو باہر کیا اور رات بھر تھانے پر حوالات مین رہے- پھر خدا جانے کیا ہوا- روز جمعہ ۶ ر صفر ایک عظیم مجمع مسلمانون کا ہوا اور مولانا صاحب نے وعظ فرمایا- اور ۸- ڈسمبر یوم شنبہ کو دربھنگہ سے روانہ ہوئے- اسٹیشن پر صدہا اہل اسلام آئے- یکشنبہ کو عظیم آباد مین مولوی خدا بخش خان کے مکان پر واپس آکر بروز دوشنبہ اپنے دولت خانہ پر تشریف لاے- اس وقت مسلمانون کے سرور و طلبہ کی شگفتہ روئی کا عالم نہ پوچھئے- انوار الاخبار-

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا-